



## سوال

(43) تشهد میں انگلی کو حرکت کس وقت دیں؟

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تشہد میں انگلی کو حرکت دینے کے بارے میں دو طرح کی احادیث آتی ہیں ایک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انگلی کو حرکت دیتے تھے۔ دوسری میں ہے، نہیں دیتے تھے۔ ان احادیث کی وضاحت کریں اور یہ بھی بتلائیں کہ تشهد میں انگلی کو حرکت کس وقت دینی ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

تشہد میں سب سے پہلے انگلی کو حرکت دینا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ثابت ہے جیسا کہ وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں یہ لفظ ہے:

((مرفوعاً بصیۃ فریۃ یبرکما یدعوی))

کہ میں دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی کو اٹھایا پھر اس کو حرکت دیتے رہے اور دعا کرتے رہے۔

(صحیح سنن النسائی، ج ۱، ص ۱۹۳)

مولوی سلام اللہ حفی شرح موطا میں لکھتے ہیں:

"وفیہ تحریریکما داما اودا الدعاء بعد المتشہد"

"کہ اس حدیث میں ہے کہ انگلی کو تشهد میں ہمیشہ حرکت دیتے رہنا ہے کیونکہ دعا تشهد کے بعد ہوتی ہے۔"

علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

"فضیہ دلیل علی ان السیئان یستمر فی الإیثارۃ وفی تحریریکما الی السلام لان الدعاء قبلہ"

"اس حدیث میں دلیل ہے کہ سنت طریقہ یہ ہے کہ انگلی کا اشارہ اور حرکت سلام تک جاری رہے کیونکہ دعا سلام سے متصل ہے۔" (صفحہ صلوٰۃ النبی/۱۵۸)

اس کے علاوہ صرف ایک مرتبہ انگلی اٹھا کر رکھ دینا یا اشہد ان لا الہ الا اللہ پر اٹھانا، اس کے بارے میں صحیح احادیث کی کوئی دلیل نہیں ملتی جبکہ یہ عمل مذکورہ ہے حدیث کے منافی



ہے۔ جس روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشہد میں انگلی کو حرکت نہیں دیتے تھے وہ حدیث بھی ضعیف ہے۔ کیونکہ اس میں محمد بن عجلان عامر بن عبد اللہ بن الزبیر سے بیان کرتا ہے اور محمد بن عجلان منکرم فیہ راوی ہے۔ اس کے علاوہ چار ثقہ راویوں نے عامر بن عبد اللہ سے اسی روایت کو بیان کیا ہے لیکن اس میں لایسخر کھا کا لفظ نہیں ہے۔ معلوم ہوا یہ لفظ شاذ ہے۔ امام مسلم نے بھی محمد بن عجلان کے طریق سے اسی روایت کو ذکر کیا ہے اس میں بھی لایسخر کھا کا لفظ نہیں ہے۔ جبکہ اس کے مقابلے میں وائل بن حجر والی روایت کو ابن المقان، ابن القیم، امام نووی کے علاوہ علامہ ناصر الدین البانی نے بھی صحیح قرار دیا ہے۔ صرف اہل ہدایہ فی تخریج احادیث کو شاذ قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ سخر کھا والے لفظ صرف زائدہ بن قدامہ عاصم بیان کرتا ہے زائدہ کے علاوہ عاصم کے دوسرے شاگرد شیربیدہ کا لفظ ذکر کئے ہیں۔ لیکن یہ بات تحقیق اور انصاف سے عاری ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ سب محدثین نے اس حدیث کی صحت کو تسلیم کیا ہے جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اشاری والی حدیث کے ثبوت سے حرکت دینے کی نفی نہیں ہوتی۔ مثال کے طور پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی صحیح حدیث ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بیچ کر نماز پڑھا رہے تھے اور صحابہ پیچھے کھڑے تھے "فاشار لیسیم ان اجلسوا" ان کی طرف اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ۔ تفق علیہ۔

اس حدیث سے ہر عقلمند آدمی یہ سمجھے گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ صرف ہاتھ کو اٹھا دیا نہیں تھا جیسا کہ سلام کے جواب میں کرتے تھے۔ بلکہ اشارہ تھا جس میں سمجھ آتی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھنے کا حکم دے رہے ہیں۔ یہ اشارہ حرکت کے بغیر ہو ہی نہیں سکتا۔

اس مثال سے یہ بات واضح ہو گیا کہ اشارہ والی احادیث کو تحریک والی احادیث کے خلاف قرار دیا درست نہیں ہے۔ اس طرح بعد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ والی روایت ہے کہ:

((یٰ اعدی الشیطان من الہدیہ))

"یہ انگلی شیطان کھینے ہوئے سے بھی زیادہ سخت ہے"۔ (احمد)

اس حدیث کو حرکت نہ دینے کی دلیل نہیں بنایا جاسکتا کیونکہ اس میں حرکت دینے یا نہ دینے کی صراحت موجود ہی نہیں ہے جبکہ حرکت دینا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ثابت ہو چکا ہے اگر اس کو تسلیم کر لیں کہا اس من حرکت نہ دینے کی صراحت ہے تو پھر صرف اتنا کہہ سکتے ہیں کہ دونوں امر جائز ہیں جیسا کہ علامہ صنغانی نے سبل اسلام میں اسے س ترجیح دی ہے۔ لیکن پہلی بات زیادہ ہنختہ ہے کیونکہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ ایک خاص اہتمام کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ بیان کر رہے ہیں اور خاص کر تشہد کی حالت کا اور تشہد میں ایسی چیزیں انہوں نے بیان کی ہیں جو زیادہ کسی نے بیان نہیں کیں۔ اس لئے ان کی روایت کو ترجیح ہوگی۔ واللہ اعلم زیادہ تفصیل کیلئے علامہ ناصر الدین البانی کی کتاب تمام المنہ کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے۔

حدامہ عمدی واللہ اعلم بالصواب

## آپ کے مسائل اور ان کا حل

1 ج

محدث فتویٰ